

جملہ حقوق محفوظ

۴۵

الرَّابِعِينَ

مِنْ أَحَادِيثِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

مَرْثِيَةً

شَّمْسُ الْعُلَمَاءِ مَوْلَى سَيِّدِ مُتَارِخِي عَالِي صَاحِبِ حَقْمِ

١٩٣٤ء

دَارُ الْإِشَاعَةِ پَنجابِ لَاهُورِ

قیمت ۲۶

بار اول ۱۰۰۰

اربعین

من احادیث

سید المرسلین صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مرتبہ

شمس العلماء مولوی سید ممتاز علی

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

تذکرہ

بارغ نبوت کے بیچند پھول جو گناہوں کے آئینوں سے تریں

کمال ادب سے

حضرت ائمہ رضی اللہ عنہما

کی

خدمت اقدس میں پیش کرتا ہوں

نفاک رسا زلی

فہرست مضامین اربعین

- ۱ - کسی مسلمان بھائی کو ایذا نہ دو۔
- ۲ - مسلمان کی راہ میں سے ٹھوکر کی چیز نہ مارو۔
- ۳ - مسلمان بھائی کی حاجت روائی اور مدد کرو۔
- ۴ - ہر مسلمان اپنے بھائی کے لئے آئیے کا کام دے۔
- ۵ - کوئی مسلمان اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہے۔
- ۶ - جو بات اپنے لئے پسند کرو۔ وہی بھائی کے لئے پسند کرو۔
- ۷ - سب اہل قبلہ اپنے بھائی ہیں۔
- ۸ - بھائیوں میں بدگمانی، غیبت اور بغض وحسد نہ ہو۔
- ۹ - جھوٹ، دہرہ، غلامی اور بددیانتی منافق کی نشانی۔
- ۱۰ - اصل مسلمان کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔
- ۱۱ - سنی سنائی بے تحقیق بات کہنا جھوٹ بولنے کے برابر ہے۔
- ۱۲ - غیبت بدکاری سے بڑھ کر گناہ ہے۔
- ۱۳ - غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
- ۱۴ - جھوٹ بولے۔ تو روزہ رکھنے سے کچھ فائدہ نہیں۔
- ۱۵ - گناہوں سے نماز روزے کا ثواب ارا جاتا ہے۔
- ۱۶ - ماں کو بد دویئے کا حق سب سے بڑھ کر۔
- ۱۷ - عیادت بہت مختصر ہونی چاہئے۔

- ۱۸ - معافی تین دن - اور تکلف ایک رات دن - ۱۹
- ۱۹ - اپنے ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک رکھو - ۱۹
- ۲۰ - ہمسائے کو ستانے سے نماز، روزہ، زکوٰۃ کا ثواب مارا جاتا ہے .. ۱۶
- ۲۱ - عابد سے عالم اچھا ہے ۱۸
- ۲۲ - عالم بے فیض کا بُرا درجہ قیامت کو ۱۹
- ۲۳ - واعظ بے عمل کو قیامت میں عذاب ۲۰
- ۲۴ - مسلمانوں میں صلح کرانے کا ثواب نماز روزے سے زیادہ ہے - - ۲۱
- ۲۵ - دو شخصوں سے آدمی صابر و شاکر دیکھا جاتا ہے - - ۲۲
- ۲۶ - نیکی کرنے میں اولے کا بدلہ غلط اصول ہے - - ۲۳
- ۲۷ - اچھا کام بانا نہ کرو - خواہ تھوڑا ہی ہو - - ۲۴
- ۲۸ - خدانے دیا ہے تو حیثیت آمدنی کے موافق رکھو - - ۲۴
- ۲۹ - مومن کو خوب قوی و متندرست ہونا چاہئے - - ۲۵
- ۳۰ - اپنے سر پر قرض کا بار نہ ہونے دو - - ۲۹
- ۳۱ - عورتوں کے لئے منہ اور ہاتھ کے سوا تمام جسم کا پردہ - - ۲۷
- ۳۲ - جس عورت سے شادی کرنی ہو - اسے پہلے دیکھ لو - - ۲۸
- ۳۳ - عید کے دن عورتوں کو عید گاہ میں لے جانا چاہئے - - ۲۹
- ۳۴ - سسرال سے نکالی ہوئی لڑکی کو مرد کرنے کا ثواب - - ۳۰
- ۳۵ - نکاح کے وقت جو شرط طہنہری - اُن کا ایسا سب سے زیادہ ضروری ہے ۳۱
- ۳۶ - خدا سے محبت ماں باپ کی محبت سے زیادہ ہونی چاہئے - - ۳۱
- ۳۷ - خدا سے امید و نصرت رکھنی چاہئے - - ۳۲
- ۳۸ - خوفِ خدا سے رونے سے گناہوں کی مغفرت - - ۳۳
- ۳۹ - تعویذ گندے منہ اور داخل شرک نہیں - - ۳۴
- ۴۰ - صرف دین کے متعلق حدیثیں واجب التعمیل نہیں - - ۳۵

دیباچہ

دنیا میں مسلمانوں کی بقا۔ ان کی ترقی اور سرزندگی کا راز صرف یہ ہے کہ وہ اللہ اور رسول کے احکام کا علم حاصل کریں، اور پھر ان پر پوری پابندی سے عمل کریں۔ جب تک مسلمانوں نے حضور زبور کا سناتے معلم کے نقشا مبارک کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کیں وہ دنیا میں عزت اور سرزندگی کے سرمایہ دار ہے۔ اور جب سے انہوں نے قرآن و حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ وہ دولت کے گڑھے میں گر گئے۔

حضور کی حدیثیں خاص و عمومی احکام کی تفصیل کے علاوہ اعلیٰ درجے کی حکمت اور انسانی فطرت پر بننے والی تعلیم کا نذرانہ ہیں جن سے پچھلے چورہ سو سال میں دنیا کے بڑے بڑے مافی الملک فلسفی اور حکیم فیض حاصل کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ امارت رسول کے ساتھ اپنا فائدہ ہر شے سے سب سے حضور پر بندھا لیں۔ اور اپنے آئندہ مولا کے نقشا کا علم حاصل کر کے اس پر عمل کریں وہی طریقہ ہے جس سے ہم بچے مسلمان بن سکتے ہیں۔ اور پھر وہی ترقی اور عزت حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ہمارے زندگیوں کو حاصل تھی۔

اسلام کے علاوہ آئمہ نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ حضور کی امدادیت مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو پہنچ جائیں۔ اس سلسلے میں کئی تدبیریں اختیار کی گئیں۔ مثلاً تاریخ اسلام میں مختلف بزرگوں نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق چالیس چالیس یا کم و بیش حدیثیں جمع کر دیں۔ ہر بزرگ نے اپنے بھروسے کا نام اور عین ذکر کیا۔ اس طریق سے حضور کی حدیثیں بچے بچے تک پہنچ گئیں۔ کیونکہ کوئی حدیثی مددوں میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو یہ حدیثیں پہنچانی اور حفظ

کرائی نہیں۔ ان میں امام نووی، امام ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ، حضرت مجدد ملت ثانی اور جی ایس کی
 اربعین مشورہیں شمس اعلیٰ مولانا سید ممتاز علی مرحوم نے بھی اربعین کے نام سے پالیس حدیثیں
 منتخب کر کے ترتیب میں جہاں کتاب کی صورت میں نفلین کے سامنے ہیں۔ مولانا مرحوم کے انتخاب
 کی صورت یہ ہے، کہ آپ نے صحیح بخاری، صحیح ابی داؤد، صحیح ابن ماجہ اور صحیح مسلم کے احادیث
 جمع کئے ہیں۔ اور ہارونیاں یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان ان پالیس حدیثوں پر عمل کر لے تو وہ دعوت
 کر سکتا ہے، کہ اس نے حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا، اور حضور کے مشاہد کو پورا کر دیا، اس کے علاوہ
 ان احادیث کی ضرورت آج کل کے زمانے میں خاص طور پر بہت زیادہ ہے۔ اس لئے کہ مسلمانوں
 کے اخلاق روز بروز خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ان میں باہمی لڑائی جھگڑے اور تکلیف کا ہنگامہ
 برپا ہو رہا ہے، ان حدیثوں میں شرک و بدعت اور گنہگارے تعویذ کی مخالفت ہے۔ خوف خدا اور حجت
 رسول کی تعین ہے۔ ان میں حضور نے امت کو تعلیم دی ہے۔ کہ مسلمان آپس میں صلح اور اتحاد
 سے رہیں۔ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ ایک دوسرے کو کافر نہ کہیں۔ والدین کی سنت
 کریں۔ سماں تواری اور ہمسایہ پروردی سے کام لیں۔ صبر و شکر کو اپنا شعار بنائیں۔ وغلبہ نہیں
 اور بلائے قرض سے بچیں۔ بگمانی، جاسوسی، حسد، بغض، فریب، غیبت، جھوٹ، خیانت،
 وعدہ شکنی، ہتھان اور تختہ و نساہ سے پرہیز کریں، ان احادیث کو پڑھ کر تمہیں معلوم ہوگا کہ
 ہمارے آقا و مولا و غلام و نصیحت کی باتوں کو کتنے پیارے اور دلا دینا نڈاز میں بیان فرماتے ہیں
 کہ ایک ایک بات دل میں اتر جاتی ہے ۴

ضرورت اس امر کی ہے، کہ ہر مسلمان ان حدیثوں کو خوب پڑھے اپنے گھر والوں کو پڑھاے
 اور بچوں کو صبح تہجد پڑھ کر اتے، تاکہ رسول اللہ کے ارشادات، پچھن ہی سے ان کے دلوں پہ
 نقش ہو جائیں۔ اور ان کے اخلاق پر ان ارشادات کا مبارک اثر پڑے ۵
 آخر میں استدعا ہے، کہ جو مسلمان ان احادیث کو پڑھے۔ وہ مؤلف مرحوم کے حق میں
 اجر جزیل اور مغفرت کی دعا کرے۔ **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ**

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِيهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ (بخاری)

ترجمہ:- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور ہجرت کرنے والا وہ ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ ان سے باز رہے (بخاری)

ف۔ یہ حدیث اور اگلی چھ حدیثیں اس باب میں ہیں کہ مسلمان کو اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کس طرح برتاؤ رکھنا چاہئے۔ ان چھ حدیثوں میں آنحضرتؐ نے جو باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اگر ان پر ہم مسلمان عمل کرنے لگے۔ تو چند ہی روز میں مسلمانوں کی تمام شخصی اور قومی کمزوریاں دودھ ہو جائیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اصل نشانی مسلمان کی یہ ہے کہ اس کی زبان اور قلم کے کسی مسلمان بھائی کو ایذا نہ پہنچے۔ اگر ہم اپنے اسلام کو اس معیار سے لائیں تو مشکل ہی سے ہمارا اسلام پورا نکلے گا۔

کوئی کسی سے لڑتا ہے کوئی بدگوئی کرتا ہے کوئی اخبار میں اپنے بھائی کی تشویر کرتا ہے۔ اس حالت میں ہمارا اسلام کیسا اوجھڑا ہے۔

اسی طرح ہجرت کرنا اسے نہیں کہتے۔ کہ اپنے وطن اور وطن والوں کو چھوڑ کر آؤ بی مکہ مہینہ یا کسی اور ملک کو چلا جائے۔ اور وہیں کا ہور ہے۔ بلکہ ہجرت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جن جن چیزوں کو منع فرمایا ہے۔ ان سے باکل بچا رہے۔ یعنی برائی کی تعلیم سے نیکی کے شہر میں ہجرت کرے۔

۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِمْتُمْ شَيْئًا

اَسْتَوْعَبُ بِهِ قَالَ اِغْتِزَالَ الْاَذَانُ عَنِ حَلِيِّ الْمُسْلِمِينَ۔ (مسلم)

ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! مجھے کوئی ایسی بات بتائیے۔ کہ میں اس سے فائدہ حاصل کروں۔ تو فرمایا۔ مسلمانوں کے راستے میں سے تکلیف اور مشوک کی چیز ہٹا دیا کرو۔ (مسلم)

ف۔ مسلمان ہونے کے لئے یہی کافی نہیں۔ کہ مسلمان کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بھائی ٹھونڈ رہیں۔ بلکہ یہ بھی چاہئے۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کی تکلیف دہ کرنے اور فائدہ پہنچانے میں کوشاں رہے۔ کم از کم یہ کہ جس راہ میں مسلمانوں کو مشوک لگے گا اور ہو۔ اس راہ سے مشوک کی چیز کو دور کر دے۔ راہ اور مشوک سے معمولی راستہ اوڑھ رینٹ پتھر ہی مراد نہیں۔ بلکہ جس طریق عمل کے کسی مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اس سے اس سے آگاہ کر کے اس تکلیف سے بچایا جائے۔ اسی مطلب کو شیخ سعدی نے یوں لکھا ہے۔

اگر مینم کہ نایمنا و پناہ است۔

اگر خاموش بنشینم گناہ است۔

۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ. وَمَنْ
 كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ. وَمَنْ فَرَّجَ
 عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتِ
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان
 بھائی ہے مسلمان کا۔ وہ اس پر ظلم نہ کرے اور نہ اسے سبقت میں ڈالے۔ اور جو شخص اپنے
 بھائی کی حاجت پوری کرے۔ اللہ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی
 مسلمان کی سختی دور کرتا ہے۔ اللہ اس کی قیامت کی سختیوں میں سے کوئی سختی دور
 کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرتا ہے۔ اللہ قیامت کے دن اس کی
 ستر پوشی کرے گا۔ (متفق علیہ)

ف۔ یہ حدیث بھی مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور ان کے دکھوں
 میں کام آنے کے باب میں ہے۔ اپنی قوم کے حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنا
 اگر وہ کسی شکل میں چھپنے ہوئے ہوں۔ انہیں اس میں سے نکالنے کی کوشش کرنا۔ کوئی
 بات خدا نخواستہ ایسی ہوگئی ہو جو اپنے بھائی کی بدنامی اور بے عزتی کا موجب ہو۔ تو
 اس کو چھپانا اور پردہ پوشی کرنا۔ یہ باتیں ہیں جو مسلمانوں کا شیوہ ہونا چاہئے۔ آج کل کے
 اکثر مسلمان اپنے بھائیوں کو اتنا سبقت میں ڈالنے اور ان کی کمزوریوں پر انہیں بدنام
 کرنے میں بہت مگرم نظر آتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وہ اس حدیث کے بموجب

رہے مسلمان نہیں ہیں، اسلام سے کس قدر دور ہیں۔

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَحَدَكُمْ مَرَأَةٌ أَحْيَاهُ - فَإِنْ رَأَى بِهَا آذَى فَلْيُحِطْ عَنَّهُ. (ترمذی)

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے، سو اگر اس میں کوئی بُری بات دکھائی دے۔ تو اس سے دور کر دینی چاہئے۔ (ترمذی)

ف۔ ایسے بہت کم انسان ہوں گے جن میں کوئی بھی عیب نہ ہو۔ بے عیب ذات اللہ کی ہے، بلکہ کسی کو اپنا عیب نظر نہیں آتا، مسلمان اگر کسی مسلمان بھائی میں ایسا عیب دیکھے جو اس کی بدنامی کا موجب ہو۔ تو اسے چاہئے۔ کہ تنہائی میں ہمدردی کے الفاظ میں اسے اس عیب سے آگاہ کر دے۔ تاکہ وہ بھائی اپنی اصلاح کر لے۔ اور آئینہ اُس خرابی سے بچا رہے جو اس عیب کی وجہ سے پیش آتی۔ یعنی صرف ہی کافی نہیں۔ کہ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر پردہ ڈالے۔ بلکہ اس کے عیب کو دور کرنے کی کوشش بھی کرے کیونکہ اصلی بھائی چارے اور خشتی خیر خواہی کا ہی مطلب ہے۔

۵۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَجِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْمَّ جِرَاحَهُ قَوْيَ ثَلَاثٍ لَيْلٍ يَلْتَفِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا

وَعَبْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ ابویوب انصاری سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے کشیدہ ہو کر تین رات سے زیادہ ترک ملاقات کرے جب وہ دونوں میں تو ایک اس طرف منہ کرے۔ دوسرا اس طرف۔ ان دونوں میں اچھا وہ ہے۔ جو سلام کرنے میں ہمت کرے۔ (متفق علیہ)

ف۔ اگر خدا نخواستہ کسی مسلمان بھائی سے رنج و کشیدگی کی نوبت آجائے تو اس رنج کو طول نہیں دینا چاہئے۔ بلکہ اسے بہت جلد دور کرنا چاہئے۔ کیسی بُری بات ہے کہ دو بھائی ملیں۔ تو ایک اوجھڑے ہوئے۔ دوسرا دوسری طرف۔ اگر یہ صورت پیش ہی آجائے تو یہ حالت تین دن رات سے زیادہ نہیں رہنی چاہئے۔ اور اس بات کا تعلق نہیں کرنا چاہئے۔ کہ پہلے کون بولے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان دونوں میں اچھا وہی ہے جو بولنے اور سلام کرنے میں ہمت کرے۔ بہت سے تعلقات صرف اس حدیث پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے عرصہ کے لئے ٹوٹ جاتے ہیں۔

کچھ وہ کچھے کچھے رہے کچھے کچھے کچھے
اس کش کش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا۔

رنج و کشیدگی کو طول دیا جائے گا۔ تو وہ مستقل ہو جائے گی۔ اس لئے اس کو جلد سے جلد ختم کر دینا چاہئے۔

۶ - عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدًا حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ
مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ۔ انس سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ہر ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کوئی شخص پورا ایمان دار نہیں بن سکتا تا وہ تمہارے اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ استغفر علیہ

ف۔ اس حدیث میں وہ سنہری اصول بیان فرمایا ہے۔ کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو آپس کی ناچاقیوں اور بہت سی مشکلات کا بڑی حد تک سدباب ہو جائے۔ عموماً سب خرابیاں اس لئے وقوع میں آتی ہیں۔ کہ ہر شخص خود غرضی کے طریق پر چلتا ہے یعنی اپنے لئے بھلائی چاہتا ہے۔ اور دوسروں کے لئے بُرائی۔ کسی مسلمان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اپنے مسلمان بھائی کے لئے ہمیشہ وہی بات یا وہی چیز پسند کر دو۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ آنسو پر خود نہ پسندی بد دیگر اس پسند +

۷۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ صَلَّى صَلَاتِنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبَلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا
 قَدَّكَ الْمُسْلِمُ الذِّي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ
 فَلَا تُخَوِّزُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ - (بخاری)

ترجمہ۔ انس سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارا ہی سہی نماز پڑھی۔ اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا۔ اور ہمارے ذبح کا ذبح کیا ہوا کھایا۔ تو اس مسلمان کے لئے اللہ کا ذمہ ہے۔ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔ اس کے باب میں اللہ کے عہد کو نہ توڑو۔ (بخاری)

ف۔ یہ حدیث ان لوگوں کے لئے موجب عبرت ہے۔ جو ذری ذری ہی بات پر بگڑ بیٹھے۔ اور مسلمان بھائیوں کو کافر کہنے لگتے ہیں خصوصاً ہمارے علمائے دین جنہوں نے

اس زمانے میں کافروں کو مسلمان بنانے کے بجائے مسلمانوں کو کافر بنانے کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس حدیث میں صاف فرمایا گیا ہے۔ کہ جو شخص ہماری سی نماز پڑھے۔ اور ہمارا کھانا کھائے۔ وہ مسلمان ہے۔ اللہ اور رسول اس کی نجات کے ذمہ دار ہیں پھر مسلمانوں کو ہے جو اللہ اور رسول کے ذمہ دار بننے کے بعد اُسے کچھ کہے۔ اور اللہ اور رسول کا ذمہ قبول نہ کرے۔ اور ان سے لڑائی مول لے۔

۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاكَمُوا وَلَا تَحَاكَمُوا (متفق علیہ)

ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو خبردار بدگمانی سے بچتے رہنا۔ بدگمانی جھوٹی باتوں میں سب سے بُری ہے کسی کی خبریں معلوم کرنے کے لئے توہ میں نہ گمے رہو۔ نہ جاسوسی کرتے پھر و۔ نہ دھوکا دو۔ نہ حسد کرو۔ نہ دل میں بغض رکھو۔ نہ پس پشت کسی کو بڑا کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن رہو۔ (متفق علیہ)

ف۔ اس حدیث میں سات بہت بُری فصلتوں کا بیان اور ان سے بچنے کا حکم ہے۔ جن میں ایک بدگمانی ہے۔ جو نہایت ناپاک اور کینہ فصلت ہے۔ کسی بے گناہ کی طرف کسی بُرے ارادہ اور بُری نیت کو خواہ مخواہ منسوب کرنا کسی خطرناک بات ہے اور اس سے کتنی خرابیاں نمودار ہو سکتی ہیں بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ اگر کسی سے کوئی امر خلاف معمول ظاہر ہو۔ جس کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔ تو وہ ان وجوہ

میں سے کسی ایک بدترین وجہ کو اس امر کا سبب قرار دے لیتے ہیں۔ اور طرح طرح کی ہدگمانیوں سے فساد کا ایک سلسلہ قائم کر دیتے ہیں۔ ایسے فسادوں کو روکنے کے لئے اس حدیث میں ہدگمانی سے اور اسی طرح دعوہ کے حدود جنس اور نعبت سے منع فرمایا ہے ۵

۹ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ زَادَ مُسْلِمًا وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَرَعِمَا أَثَمَةً مُسْلِمًا (ثُمَّ اتَّفَقَا) إِذَا حَدَّثَ كَذَبًا وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ - وَإِذَا اسْتَمِنَ حَانَ (بخاری)

ترجمہ - ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں، مسلمان نے اس حدیث میں آٹنا اور زیادہ لکھا ہے۔ کہ اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو۔ اور نماز پڑھتا ہو۔ اور یہ جھنسا ہو کہ میں مسلمان ہوں، اُجب وہ بات کرے۔ تو اس میں جھوٹ بولے۔ اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے۔ تو بدویا حتیٰ کرے۔ (بخاری)

ف جس طرح مکہ میں مشرک لوگ اسلام کے سخت دشمن تھے۔ اسی طرح نبیؐ میں منافقوں کا گروہ اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت ۲۴ سورہ نسا میں فرمایا ہے کہ منافق جنم کی آگ کے سب سے نچلے درجے میں داخل کئے جائیں گے۔ اس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جو جھوٹ بولے۔ اور وعدہ کر کے اس کو پورا نہ کرے۔ اور امانت میں خیانت کرے۔ تو یہ تینوں نشان منافق کے ہیں جو مسلمان بھائی اور خواہ مخواہ علمائے دین بے تحاشا وعدہ خلافیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور جو یہ مشورایان تو مچندوں کا

امانتی روپیہ ہضم کرنے کے عادی ہیں۔ اُن کے لئے یہ حدیث موجب عبرت ہے۔ صحابہ اور امانت مسلمان کی سب سے بڑی خوبیاں ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی تمام عرب میں صادق اور امین مشہور تھے۔ اس لئے ہر مسلمان کو سب سے پہلے سچائی اور ایمان داری پر عمل کرنا چاہئے ۵

۱۰۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُونُ الْمُؤْمِنِ حَيًّا نَا ؟ قَالَ نَعَمْ۔ فَقِيلَ لَهَا أَيُّكُونُ الْمُؤْمِنِ بُخِيلاً ؟ قَالَ نَعَمْ۔ فَقِيلَ لَهَا أَيُّكُونُ الْمُؤْمِنِ كَذَّابًا ؟ قَالَ لَا۔ (مسالك)

ترجمہ۔ صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ مومن بزدل ہی ہو سکتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں ہو سکتا ہے۔ پھر آپ سے پوچھا مومن بخیل ہی ہو سکتا ہے؟ کہا۔ ہاں ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا۔ مومن کبھی جھوٹا بھی ہو سکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ (مالک)

ف۔ یہ حدیث بتاتی ہے کہ جھوٹ بدترین بد اخلاقی ہے جو اصول اسلام سے کسی طرح موافقت نہیں رکھتی ہے۔ مومن کا بزدل ہونا ممکن، بخیل ہونا ممکن۔ لیکن جھوٹا ہونا ناممکن ہے جس دل میں ایمان ہے اس میں جھوٹ بھی جاگ کڑھانے سے ناممکن ہے جو لوگ دن رات جھوٹ بولتے ہیں۔ اور پھر اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار کرتے ہیں۔ وہ اس حدیث کو پڑھیں اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ اُن کا ایمان اور اسلام کہاں لٹا جس کو نبی کریم مومن نہیں سمجھتے۔ اس کو مومن کہلانے کا کیا حق ہے؟

۱۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ كُذْبًا أَنْ يُخَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَهُ - (مسلم)

ترجمہ - ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو جھوٹا بنانے کے لئے یہ کافی ہے کہ جیسا بھی سنے۔ ویسا ہی بے تحقیق اور سنا سے کہہ دے۔ (مسلم)

ف جھوٹ اسے ہی نہیں کہتے کہ آدمی ایسی بات کہے۔ جسے وہ خلاف واقع کہے۔ بلکہ جو شخص لوگوں کی کہی ہوئی بات کو بے تحقیق دوسرے آدمیوں سے بیان کر دے۔ تو ایسا کرنا بھی گناہ ہے۔ بہت سے لوگ ہر جھوٹی افواہ کو سچی خبر کے طور پر بیان کر کے اور دماغ ہر گزوں راوی کہہ کر لوگوں کو غلطی میں ڈالتے ہیں۔ ان کے پھاڑ کے لئے یہ کتنا کافی نہیں۔ کہ ہم نے ویسا ہی سنا تھا۔ اگر تم کسی سنی ہوئی بات کو آگے چلانا چاہتے ہو۔ تو لوگوں کو سنانے سے پہلے خود اس کی خوب تحقیق کر لو۔ ورنہ اس کے سنانے میں اصل راوی ہی گنہگار نہ ہوگا۔ بلکہ ساتھ ہی تم بھی گنہگار ہو گے +

۱۲ - عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - الْغَيْبَةُ اشْدُّ مِنَ الزَّنَا - قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ الْغَيْبَةُ اشْدُّ مِنَ الزَّنَا قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ

لَيَزِنُ فَيَتَوَبُّ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ - وَأَنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يَغْفِرُ

لَهُ حَتَّى يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ صَاحِبُهُ - (البيهقي)

ترجمہ۔ ابن سعید اور جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصیحت زنا سے بڑھ کر گناہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت زنا سے کس طرح زیادہ شدید ہے؟ فرمایا کہ کوئی شخص زنا کرتا ہے۔ پھر توبہ کرتا ہے۔ تو خدا اس کا وہ گناہ بخش دیتا ہے۔ مگر نصیحت کرنے والے کا گناہ توبہ تک رہی شخص معاف نہ کرے۔ جس کی نصیحت کی گئی ہے۔ بخشا نہیں جا سکتا۔ (ابن سنی)

قب نصیحت بے حد بُری اور ناپاک نعت ہوتی کی بات ہے۔ ہر بولی اس لئے کہ جس شخص کی نصیحت کی جاتی ہے۔ وہ موجود نہیں ہوتا اس کی پیشہ پیچھے اس کا جواب سنے بغیر جو بی ہیں آئے کہہ دیا جاتا ہے، آدمی یہ گناہ کر کے اسی سخت آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کہ جس شخص کی نصیحت کی گئی ہے۔ اس کے بخشے کے بغیر اس آفت سے بچ نہ سکتا۔ نفسی نہیں پاسکتا۔ نہ ذرا رونق سے بچ سکتا ہے۔ آدمی کو کسی کے پیشہ پیچھے اس کا ذکر کرنے وقت بہت ہی احتیاط کرنی چاہئے۔ کہ کہیں بے اختیار کوئی بُرا کلمہ زبان سے نکل جائے۔ دنیا بھر میں بھائیوں اور دوستوں کے درمیان جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں۔ ان میں سب سے بڑا حصہ نصیحت کا ہوتا ہے۔ اگر لوگ ایک دوسرے کے خلاف چلی کھانے کے لئے اپنی زبان نہ کھولیں۔ تو بہت ہی نصیحتوں سے محفوظ رہیں۔

۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَرِجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلَاةَ الظُّهْرِ
 اَوَّاعَصْرًا وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَلَلَةُ قَالَ أَعْيِدُوا وَصُومُوا كَمَا وَصَلْتُمْ كَمَا وَوَدَّيَا
 فِي صَوْمِكُمْ وَأَقْضِيَا هَيَوْمًا أَخْرَقَا لَيْلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ إِعْتَبَ بَكُمُ خَلَاتَا۔ (البيهقي)

ترجمہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ظہر و عصر کی نماز پڑھی۔
 دو نو کا روزہ بھی تھا پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی۔ تو فرمایا تم دوبارہ وضو
 کرو۔ اور دوبارہ نماز پڑھو۔ اور تم دونو اپنا اپنا روزہ پورا کرو۔ مگر اس روزہ کے بدلے
 ایک اور روزہ رکھنا عرض کیا یا رسول اللہ کس وجہ سے؟ فرمایا تم نے فلاں شخص کی
 نصیحت کی۔ (بخاری)

ف۔ اس حدیث میں نصیحت کی کس قدر سخت برائی اور ناپاکی کا ظاہر ہوتی ہے۔
 کہ اس سے روزہ اور نماز دونو ناسد اور اکارت ہو جاتے ہیں۔ سچ کہا ہے کسی نے کہ
 پھنسل غم خدا کا چوڑا جو مسلمان نماز روزہ کے پابند ہیں۔ لیکن نصیحت سے پرہیز نہیں
 کرتے ان کی نماز اور ان کے روزہ بے کار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان بھائیوں کو
 اس گناہ عظیم سے محفوظ رکھے۔

۱۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّبْرِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ بِاللَّهِ حَاجِبًا
 فِي أَنْ يَدْعَ طَعَامًا وَشَرَابًا۔ (بخاری)

ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 جس شخص نے روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو روزہ فضول ہے۔
 اللہ کو اس بات کی کچھ حاجت نہیں۔ کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑے (بخاری)
 ف۔ عوام الناس روزے میں صرف کھانے پینے ہی کی بندش ضروری سمجھتے
 ہیں۔ حالانکہ روزہ سب اعضا کا ہوتا ہے۔ کان کو بُری بات کے سننے سے اور زبان
 کو بُری بات کے کہنے سے۔ اور دل کو بُرے خیالات کے سوچنے سے بالکل بچانا

اور محفوظ رکھنا چاہئے۔ مگر ایسا نہیں کر سکتے۔ تو اللہ کو عرض تمہارا رکھنا پیمانہ بند کرانے سے
 کچھ حاصل نہیں۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے۔ کہ تمہارے اخلاق درست ہوں۔ تمہارے کان
 جب نہیں قی بات نہیں۔ زبان جب بولے سچی بات بولے۔ اور دل میں جب خیال
 آئے۔ تو نیک بات ہی کا آئے۔ یہ نہیں تو عرض جو کہ پیاسے رہنے سے کچھ فائدہ نہیں
 اس حدیث سے روزہ کا فلسفہ بھی معلوم ہو جاتا ہے یعنی یہ کہ روزہ کا اصلی مقصد شخص کو
 اور پیاس کو ہی روکنا نہیں ہے بلکہ تمام خواہشات نفسانی پر غالب آجانا روزہ کا مقصد
 اصلی ہے۔

۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فَيْتَا مَنْ كَانَتْ لَهُ
 لَهُ وَلَا مَتَاعٌ. فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَكَفَرَ
 هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا.
 فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ. وَإِنْ
 قَنَيْتَ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقَضَى مَا عَلَيْهِ أُؤْخَذَ مِنْ حَطَايَا
 هُمْ فُطِرَتْ عَلَيْهِ. ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. (مسلم)

ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے
 ہو مفلس کون ہوتا ہے۔ بولے ہم میں مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس کچھ مال و متاع نہ

ہو۔ فرمایا کہ میری امت میں غلٹ وہ ہے جو قیامت کو نماز، روزے، زکوٰۃ لے کر آئیگا اور مال یہ چوگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان بانھا ہوگا کسی کا مال کھایا۔ کسی کا خون بہایا۔ اور کسی کو پٹیا ہوگا پس ایک شخص کو اس کی نیکیوں میں سے کچھ نیکیاں دے دی جائیں گی۔ پھر وہ سرے کو بھی لاسی طرح اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ پھر میں تقدیر حقوق اس پر واجب ہوں گے۔ اگر ان کے نکلنے سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں۔ تو ان لوگوں کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر وہ دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔ (مسلم)

ف۔ جو لوگ نذر ہو کر طرح طرح کی بد امتیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اپنے نماز، روزہ اور زکوٰۃ پر بہت بھروسہ رکھتے ہیں۔ انہیں ڈونا چاہئے۔ کہ کہیں ان کی نیکیوں کے یہ کلام یوں ہی اکاوت نہ جائیں۔ بندوں کے حق سب سے مقدم ہیں جب تک تم بندوں کے حق نہ ادا کر دو گے۔ اور ان کو نقصان پہنچانے سے نہ بچو گے بعض حقوق اللہ کا ادا کرنا خواہ وہ کسی ہی خوبی سے کیوں نہ ہو۔ کئے گئے ہوں کوئی فائدہ نہ دے گا۔

۱۴۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مَنْ أَحَقَّ بِحَسَنٍ صَعَابَتِي ۖ قَالَ امْتَلَأَ۔

قَالَ تَمَمَّ مِنْ قَالَ امْتَلَأَ۔ قَالَ امْتَلَأَ۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ رہنے میں میری مدد کا سب سے زیادہ حق کس کو حاصل ہے؟ فرمایا تیری ماں کو عرض کیلاس کے بعد پھر کس کو؟ فرمایا پھر ماں کو۔ عرض کیا۔ اس کے بعد پھر کس کو؟ فرمایا۔ پھر باپ کو۔ (مشفق علیہ)

ف۔ جو لوگ علم حاصل کر کے اور اس کی بدولت معزز و بھرپور پختہ کر اپنی ماں کے حق میں جو اپنے والدین کی بلے پر دوائی سے یا تہمتی سے جا لے و بلے علم رہ گئی ہے بہت غافل اور بے ادب ہو جاتے ہیں۔ یا اس غریب کو کس پر سہی کی حالت میں ڈال دیتے ہیں۔ ان کو اس حدیث پر خوب غور کرنا چاہئے۔ کہ جناب رسول خدا صلعم نے ماں کے حق میں کو کس تاکید سے بیان فرمایا ہے۔

ایک اور حدیث میں یوں آیا ہے۔ کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی خدمت کرنا اور اس کے قدموں میں رہنا حصول جنت کا ذریعہ ہے۔

۱۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ الشُّبُهَاتِ تَخْوِيفُ الْجُلُوسِ وَقِيلَ الضَّغَبُ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ - (مسند احمد)

ترجمہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ عیادت میں طریق مسنون یہ ہے کہ مریض کے پاس بہت کم بیٹھیں اور گھنگو بھی کم کریں۔ (مزید)

ف۔ عیادت کرنا بڑی دل سوزی اور ہمدردی کا کام اور ثواب کی بات ہے۔ لیکن اس میں دو نقصان بھی ہیں۔ جیسا کہ اسی تکلیف کی حالت میں عموماً لوگوں سے غصے سے گھبراتا ہے۔ اور گھر والوں کا جو بیمار داری میں مصروف ہوتے ہیں مہمان کے پاس بیٹھنے کی وجہ سے کام میں ہرج ہرج ہوتا ہے۔ اس لئے مسنون طریق یہ ہے کہ عیادت کرنے والا بیمار کے پاس شور و ضغب نہ ہونے دے۔ اس سے بہت کم باتیں کرے۔ زیادہ دیر تک نہ بیٹھے اور مریض کے حق میں شفا کی دعا کر کے جلد نصرت ہو۔

عیادت کرتے وقت جو بیابیاں چھوٹے بچوں کو ہمراہ لے آتی ہیں۔ جو رو کر بیمار کو بلے پہن کرتے ہیں۔ وہ اس حدیث سے عیادت کا حق نہیں۔

۱۸ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ بِالنَّكَعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَلْبُكُمْ صَيِّفَةٌ جَانِبَتُهُ يَوْمَ وَلِيَّةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ - عَمَّا بَعَدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ يَنْشَوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يَجْرَحَهُ رَمْتَقٌ عَلَيْهِ ۱۹

ترجمہ۔ ابو شریح کہی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے لازم ہے۔ کہ اپنے دل کی عزت کرے۔ ایک دن اور ایک رات تو زیادہ خاطر کرے۔ اور یوں ضیافت تین دن کرے۔ اس کے بعد اگر مہمان زیادہ دن ٹھہرے تو جو کچھ اس پر خرچ ہوگا۔ وہ صدقہ ہے۔ اور اس کو اس قدر ٹھہرنا جائز نہیں کہ گھر والے کا خرچ ہونے لگے۔ رمتق علیہ ۱۹

ف۔ اس حدیث سے جہاں مہمان کا مرتبہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کی عزت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہاں مہمان کو بھی یہ تاکید کی گئی ہے۔ کہ وہ میزبان کے دل و حسنی و س کے کہ نہ بیٹھ جائے۔ بلکہ تین روز سے زیادہ نہ ٹھہرے۔ ورنہ وہ مہمان کی بجائے صدقہ خورین جائے گا۔ مہمان اس شرعی حدت کا خیال رکھیں۔ تو وہ زیادہ آرام پائیں۔ اور میزبان بھی مہمانی سے نہ گھبرائیں۔

۱۹ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ - وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ - وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ - قَبْلَ

مَنْ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الْإِيمَانُ لَا
يَأْتِي مِنْ جَانِبٍ، وَيُؤْتِي مِنَ الْمُتَّقِينَ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ
کی ہرگز ایمان دائرہ ہوگا قسم اللہ کی ہرگز ایمان دائرہ ہوگا قسم اللہ کی ہرگز ایمان دائرہ ہوگا
عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا۔ وہ شخص جس کا ہمسایہ اس کی انگوٹھی
سے محفوظ نہ ہو۔ (متفق علیہ)

ف۔ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید قرآن مجید میں بھی بہت جگہ
آئی ہے۔ اور اس باب میں حدیثیں بھی بہت سی وارد ہوئی ہیں۔ ایک حدیث میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمسایہ کے حقوق کے
باب میں اس قدر تاکید فرماتے تھے کہ آپ کو یہ خیال نہ ہو۔ کہ شاید ہمسایہ حق وراثت
میں بھی شریک قرار دے دیا جائے۔ انوس اس نفا نفسی کے زمانے میں ہمسایہ
کے حقوق کا مطلق خیال نہیں کیا جاتا۔ اکثر حالات میں تو لوگ اپنے ہمسایہ کا نام گم نہیں
جاتے۔ دیکھ دو رو میں شریک ہونا تو بڑی بات ہے +

۲۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُلَانًا تَذَكَّرْتُ مِنْ كَثْرَةِ
صَلَاتِهِمَا وَصِيَامِهِمَا وَصَدَقَتِهِمَا غَيْرَ أَنَّهُمَا تَوَدَّعَانِي حِينَ تَأْتِي
بِلِسَانِهِمَا. قَالَ حَىٰ فِي السَّامِيِّ. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ فُلَانًا تَذَكَّرْتُ مِنْ صِيَامِهِمَا وَصَدَقَتِهِمَا

وَصَلَوْهَا وَأَكْهَأْتَصَدَّقِي بِالْأَثْوَابِ مِنَ الْأَقْطِ وَكَأ

تُؤَدِّي بِلسانِهَا حَيْرَاتَهَا قَالَتْ هِيَ فِي الْجَنَّةِ - (احمد والبیہقی)

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت کا چہرہ چاہے کہ وہ نماز بہت پڑھتی اور روزے بہت رکھتی اور خیرات دیتی رہتی ہے مگر ساتھ ہی اپنے ہمسایوں کو بہت ستاتی ہے۔ فرمایا وہ روزن میں رہا گی پھر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور عورت سے جو روزے کم رکھتی ہے اور نماز بھی کم پڑھتی ہے۔ اور خیرات دیتی ہے تو وہ بھی سوکھے نمیر کے ذرا ذرا سے بڑے بھگے چنے ہمسائیوں کو اپنی زبان سے ایذا نہیں دیتی۔ فرمایا وہ جنت میں جائے گی۔ (احمد و بیہقی)

ف۔ جو لوگ اپنے نماز روزے پر بہت گمنڈ کرتے ہیں۔ اور اس گمنڈ میں ہمسائیوں کے ساتھ نیک سلوک کے ثواب کی پروا نہیں کرتے۔ بلکہ بعض اوقات فریب ہمسایہ کو نہایت تحارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ حدیث جب عبرت ہے۔ ایک پرانی ضرب اش ہے ہمسایہ ماں کا جایا یعنی ہمسائیوں سے بالکل بگے جھاتی ہمنوں کا سا سلوک کرنا چاہئے۔

۲۱۔ عَنْ ابْنِ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْتُ الْعَالِمَ

عَلَى الْعَابِدِ كَفَضَلْتَنِي عَلَى آدْنَا كُرْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الثَّمَلَةَ فِي جَحْرِهَا وَحَتَّى الْحَوَاتِ
يُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ (دارمی)

ترجمہ - ابو امامہ باضلی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے
وہ شخصوں کا ذکر کیا جن میں سے ایک عابد تھا۔ دوسرا عالم، اس پر رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے فرمایا کہ عالم کو عابد پر وہی فضیلت ہے جو مجھ کو تم میں سے ایک اور نئے شخص
پر ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو نیکی کی تعلیم دے اس
پر اللہ رحمت جیتتا ہے۔ اور فرشتے اور زمین آسمان کی مخلوق یہاں تک کہ پیوستی اپنے
دل میں۔ اور صلی (مسند میں) اس کے حق میں دعا کرتی ہے۔ (دارمی)

ف۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ دینیے کرنے اور نوافل پڑھنے میں اتنا
ثواب نہیں جتنا مفید علم کی تعلیم دینے میں ہے۔ علم کی شراعت بڑے ہی ثواب کا
ہے۔ نوافل پڑھنے اور خطبہ کرنے میں جو وقت صرف کیا جاتا ہے۔ وہ وقت اگر چند چھوٹے
کو تعلیم دینے میں صرف کیا جائے۔ تو وقت کا یہ استعمال زیادہ مفید و کارآمد اور ثواب
آخرت کا سبب ہو۔ نوافل و وظائف کا ثواب صرف اپنے آپ کو ملتا ہے۔ لیکن نیکی
کی تعلیم دینے والے کو تو وہ علم کا ثواب ہے۔ وہ اپنے آپ کو بھی خاندان پر چھپاتا ہے۔ تو
دوسروں کو بھی بہانے سے نکال کر ثواب حاصل کرتا ہے۔ گویا ایک پختہ دوکان ہے۔

۲۲ - عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ قَالَ مِنْ أَشْرَرِ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَا يَسْتَفْعِدُ بَعْلِيهِ (دارمی)

ترجمہ - ابو درداء سے روایت ہے کہ اللہ کے نزدیک قیامت کو جو لوگ بہت

بڑے درجے کو پہنچنے والے ہیں۔ ان میں ہی وہ عالم ہو گا جس کے علم سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے۔ (روایت)

ف۔ وہ عالم بڑے ہی بے نصیب ہیں جو اپنے علم سے خلق خدا کو فائدہ نہیں پہنچاتے بلکہ اپنا علمی ذخیرہ متصل رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کا شراشرار کے ساتھ ہو گا۔ علماء میں اس قسم کا بغل اور بے فضیلتی دین و دنیا میں سخت نقصان اور شرم کا موجب اور قیامت کے دن نہایت خطرے کی بات ہے۔ اس سے ڈرنا اور بچنا چاہئے۔ اور اپنے علم سے علم کے پیاسوں کو سیراب نہیں یا بکنا چاہئے +

۲۳ - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
 قَالَ رَأَيْتُ كَيْلَةَ الْأَنْمِرَاءِ فِي سِرْحَانٍ تَقْرَضُ شِعَاءَهُ هُمْ
 بِمَقَارِئِضٍ مِنْ نَاهِرٍ - قُلْتُ مَنْ هُوَ لَا يَا جِبْرِيلُ؟
 قَالَ هُوَ لَا حُطْبَاءُ مِنْ أَصْحَابِكَ يَا مُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ
 وَيُكْسُونَ أَنْفُسَهُمْ - (البيهقي)

ترجمہ۔ انس سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات کو میں نے ایسے لوگ دیکھے جن کے ہونٹ آگ کی لہجیوں سے کانٹے جا رہے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ تیری امت کے وہ خطیب دیکھو اور انہیں جو لوگوں کو تو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور خود اپنے تئیں بھول جاتے ہیں (البیہقی)

ف۔ یہ حدیث قوم کے ان خطیبوں۔ و ائمنوں اور یکچہاروں کے باب میں ہے جو دوسروں کو نصیحت کرنے میں زمین آسمان کے تلابے ملاتے ہیں۔ مگر خود ان نصائح

پر ذرا بھی عمل پیرا نہیں ہوتے۔ ویگراں رانصیحت اور خود رانصیحت۔ جن ہونٹوں سے وہ قول بے عمل کے دھکا کرتے ہیں۔ ان کے وہ ہونٹ قیامت کو لگ کی تینپٹیوں سے کانٹے جاہیں گے۔

۲۴- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ؟ قَالَ قُلْنَا بَلَى - قَالَ إِضْلَاكُم ذَاتِ البَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ البَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ - (ابوداؤد وترمذی)

ترجمہ۔ ابودرداء سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی بات نہ بتاؤں جو روزوں، اور صلواتی، اور نماز سے زیادہ کر رہے رکھتی ہو؟ سب نے عرض کیا۔ ہاں فرمائیے۔ فرمایا جن دو گنہوں میں بگاڑ ہو۔ ان میں صلح کر دینا، اور آپس میں نساؤ کو وادینا دین کو مٹانے والا ہے۔ (ابوداؤد ترمذی)

ف۔ یہ حدیث بھی نماز، روزہ، اور صدقات پر گنہہ کرنے والوں کے لئے قابل توجہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن مسلمان بھائیوں میں ناچاقی ہو۔ ان میں صلح کر دینا اتنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ کہ اس کے آگے نماز، روزہ، اور صدقات کا ثواب کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ کاش لوگ اس ثواب عظیم کے حصول کی طرف بھی توجہ کریں؟ جب دو بھائی آپس میں لڑتے ہیں۔ تو لوگوں میں بعض ایسے بد بخت ہوتے ہیں۔ جو ان کو نصیحت اور انفرار کر کے اور بھی زیادہ لڑاتے ہیں۔ اور اکثر ایسے ہیں۔ جو یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ لڑتے ہیں۔ تو لڑنے دو۔ ہمیں کیا واسطہ؟ یہ روزہ چلے مسلمانوں کا نہیں۔ سچا مسلمان دو بھائیوں میں ناچاقی کچھ ہی نہیں سکتا۔ اور اس کو دور کرنے کی

پوری کوشش کر کے دنیا میں نیک نامی اور آخرت میں ثواب کا حق دار ٹھہرتا ہے۔

۲۵ - عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَضَلْتَن مَن كَانَتْ فِيهِ قُوَّةٌ فَاقْتَدَى بِهِ - وَمَن نَّظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَن دُونَهُ فَعَمِدَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَكَتَبَ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا - وَمَن نَّظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَن هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَن هُوَ قَوْفَةٌ فَاسْفَعَ عَلَى مَا فَانَتْ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا - (ترمذی)

ترجمہ۔ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھلستے ہیں جس میں وہ ہوں۔ اللہ سے شاکر و صابر کہتا ہے۔ وہ شخص جو اپنے دین میں اس شخص کی طرف نظر کرے جو اس سے بڑھ کر ہو۔ اور اس کی پیروی کرے۔ اور اسی طرح جو دنیاوی امور میں اس شخص کی طرف نظر کرے جو اس سے کمتر ہو۔ اور اللہ کا شکر کرے کہ مجھے اس شخص پر فضیلت دی۔ تو اللہ اسے شاکر و صابر کہتا ہے۔ اور جو شخص اپنے دین میں اپنے سے کمتر کی طرف نظر کرے۔ اور دنیا کے باب میں اپنے سے اعلیٰ کی طرف اور پھر جس بات سے وہ محروم رہے۔ اس پر افسوس کرے۔ تو اللہ سے شاکر و صابر نہیں کہتا۔ (ترمذی)

فارسین اور دنیا میں ترقی کرنے کے یہ دو نہایت مفید و کارآمد اصول ہیں۔ اول یہ کہ
میں اپنے سے بہتر عالم و عابد کو اپنے لئے نمونہ قرار دینا علم و تقویٰ کے حاصل کرنے کا
بہت آسان طریقہ ہے۔ دوم جو شخص کسی آفت میں مبتلا ہو۔ وہ اگر ان لوگوں کے حالات پر
نظر دالے جو اس سے بھی زیادہ سخت مصائب میں گرفتار اور سرخ و سخن میں مبتلا ہیں۔ تو
اپنی حالت کو ان سے بہتر دیکر بہت تسلی ہوتی ہے۔ اور آدمی صابر و شکر گزار بنتا ہے۔ اور
جو آدمی ہمیشہ اپنے سے زیادہ دولت مند اور زیادہ مطمئن لوگوں کی حالت دیکھ کر کبھی ہمت
دہتا ہے۔ وہ کبھی تسلی نہیں پاتا۔ اور صبر و شکر کی نعمت سے محروم رہتا ہے۔

۲۴ - عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ - لَا تَكُونُوا مَعْدَةً تَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنًا
وَرَأَى ظَلَمُوا ظَالِمَنَا وَلَكِنْ كَوَظَنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ

أَنْ تَحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا - (ترمذی)

ترجمہ - حدیث سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اوسے
پہلے کے شائق بن کر یہ نہ کہو۔ کہ اگر لوگ ہم سے نیکی کریں گے تو ہم بھی نیکی کریں گے۔ اور
اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ بلکہ اپنے نفوس کو اس بات کا مادی کرو کہ اگر
وہ لوگ نیکی کریں۔ تو تم بھی نیکی کرو۔ اور اگر وہ برائی کریں۔ تو تم بھی ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

ف۔ ظلم کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت دی ہے کہ مظلوم اپنا بدلے
لے۔ لیکن پھر بھی اخلاق کا اعلیٰ درجہ یہ ہے۔ کہ خواہ کسی نے تمہارے ساتھ برا سلوک بھی

کیوں نہ کیا ہو۔ تم ہدی کے بدلے میں نیکی ہی کرو۔ شاعر نے کہا ہے

در عفو لذتے ست کردار امتحان نیست

اگر تم کسی شخص کی بدی کے بدلے میں نیکی کرو گے تو آئینہ کے لئے اس کی بدی کا
 دروازہ بند ہو جائے گا پیغمبروں پر کا فر لوگ ہمیشہ سختیاں کرتے رہے۔ جن کے بدلے میں
 پیغمبروں نے ان سے ہمیشہ نیکی کی۔ اور ان کے حق میں ہمیشہ یہی دعا کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ
 آخر میں پیغمبروں ہی کی فتح ہوئی۔ اور سب سرکش انہی کے قدموں میں آن کرے ہر شخص
 کو بدی پر نفع پانے کا یہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔

۲۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ- أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلَّ- (مسئلہ)

ترجمہ۔ عائشہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے
 محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ بلا ٹکڑیاں کیا جائے۔ گو تھوڑا ہی کیا جائے۔ (مسئلہ علیہ)

ف جو لوگ بے اعتدالی سے کام کرتے ہیں پھر کامیاب نہیں ہوتے۔ ان کے لئے
 یہ حدیث راہ کامیابی میں اپنی رہنما ہے۔ اگر انسان ثابت قدمی سے کوئی کام برکتاً ہے۔ تو
 چاہے تھوڑا تھوڑا ہی ہر روز کیوں نہ کیا جائے۔ آخر ایک دن وہ پورا اور مکمل ہو جائے گا۔ حصول
 تعلیم ہو۔ جمع مال ہو۔ اصلاح قوم ہو۔ عبادت ہو۔ غرض کوئی عمل بھی ہو جب تک اس میں پابندی
 اور اعتدال اختیار نہ کیا جائے گا۔ اس کا پورا فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ سعدی کہتے ہیں:-

وانه وانته بهم شورا نهار
 قطره قطره بهم شورو دریا۔

۲۸- عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَكَلَّمَ ثَوْبٌ دُونَ- فَقَالَ لِي

أَلَك مَالٌ ؟ قُلْتُ نَعَمْ- قَالَ مِنْ أَيْ الْمَالِ ؟ قُلْتُ

مِنْ كُلِّ الْمَالِ فَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبْرَةِ وَالْبَقْرِ وَالْعَقَمِ
وَالْحَيْلِ وَالرَّقِيْقِي قَالَ فَأَيُّ مَا آتَاكَ اللَّهُ مَا لَا تَذَلُّرَ أَشْرَهُ
نِعْمَةً اللَّهُ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ - (احمد و نسائی)

ترجمہ۔ ابولاحس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے گھنٹیا سے کپڑے پہن رکھے تھے آپ نے
دیانت فرمایا کہ تیرے پاس کچھ مال بھی ہے؟ میں نے جواب دیا۔ جی ہاں سب کچھ ہے
فرمایا کس کس قسم کا مال؟ میں نے عرض کیا سب طرح کا مال اللہ نے عنایت کیا ہے
اوشٹ، گانے، میل، بکری، گھوڑے، غلام، باندی۔ فرمایا کہ جب اللہ نے تجھے مال دیا
تو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور کرامت کا اثر تیرے وجود پر ظاہر ہونا چاہئے (احمد و نسائی)

ف۔ بہت لوگ سادگی کے بہانے سے اپنے طریق زندگی میں نیرت اختیار
کرتے ہیں۔ انہیں اس حدیث پر غور کرنا چاہئے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق اپنا طریق
بود و ماند رکھنا چاہئے۔ ہوتے ساتھ کھاتے پینے میں سب کچھ کرنا نعمت کی نشانی ہے۔
رسول اللہ کے نزدیک بھی اپنی ظاہری حیثیت اپنی مالی استطاعت کے مطابق رکھنی
ضروری ہے۔ اللہ کی نعمت کا قسمتی شکر یہ ہے کہ انسان اس نعمت سے غافل نہ ہو سکے۔

۲۹ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ

الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ إِحْرَاضٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِينُ

بِاللَّهِ وَلَا تَعْجُزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْلَا فِعَلْتُ

كَانَ كَذًّا وَكَذًّا وَكَذًّا وَكَانَ قُلُّ تَكَذَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَكَانَ
لَوْ تَفَعَّلَ عَمَلِ الشَّيْطَانِ - (مسلم)

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ہی مسلمان شیخ
کے نزدیک کمزور مسلمان سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے۔ اور میں تو وہ تو ہی اچھے ہیں۔ ایسی چیز
کی حرص کرنی چاہئے جو تجھے نفع دے۔ اور اللہ سے درخواست کرو اور عاجز مت بن۔ اور اگر تجھے
کوئی تکلیف پہنچے تو یہ بت کہہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا۔ بلکہ یہ کہہ کہ اللہ نے ایسا ہی مقدر کیا تھا۔
اور اس کی مرضی تھی وہ کیا کیونکہ اگر کوئی کئے سے شیطانی خیالات کا روزگار رکھتا ہے۔ (مسلم)

ف۔ دنیا میں سب سے بڑی چیز قوت ہے۔ وہی چیز سب کا سایا میں کی گئی اور سب کا
کے حصول کا ذریعہ ہے۔ دین ہر ماں دنیا و لو کی ترقی اسی ہے۔ اسی واسطے آنحضرت نے فرمایا
کہ جو مومن تو ہی ہو۔ وہ ضعیف مومن سے زیادہ اچھا اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ ہر مسلمان
کو اپنی کمزوری دور کر کے اور اپنی قوت و طاقت اور تندہی بڑھا کر اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا چاہئے۔

۳۰ - عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ
الْكَبَائِرِ الَّتِي هَيَّأَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ
دَيْنٌ لَا يَدَّ عُنُقَهُ فَتَضَاءَ - (راحمند و ابو داؤد)

ترجمہ۔ ابو موسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ کہیہ و گناہوں کے
بعد سب سے بڑا گناہ اہل اللہ کے یہ ہے۔ کہ کوئی شخص بڑا گناہ کے حضور میں اس حالت
میں جائے کہ اس پر قرض ہو۔ اور اس کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ چھوڑا گیا ہو۔ (راحمند و ابو داؤد)

ف۔ کیونکہ انہوں نے جو یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ آدمی مرنے کے بعد اللہ کے حضور میں سر پر قرض کا بار لے کر جائے۔ اور اوائسے قرض کے لئے کچھ نہ چھوڑے۔ قرض بہت بڑی بلا ہے۔ اور مسلمان کثرت سے اس بلا میں مبتلا ہیں۔ ایک تو اس وجہ سے کہ وہ فضول خرچہ یا بہت کرتے ہیں۔ دوسرے فضول رسوم میں وہ بہت دولت برباد کرتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ جب کسی مسلمان کا جنازہ رسول خدا صلعم کے سامنے نماز کے لئے آتا تھا۔ تو آپ دریافت فرماتے تھے۔ کہ اس شخص پر کسی کا قرض تو نہیں؟ اگر قرض ہوتا۔ اور اس کی ادائیگی کے لئے وہ کچھ نہ چھوڑ گیا ہوتا۔ تو آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ دیکھو اس سے قرض کی بڑائی کتنی شدید پائی جاتی ہے جس مسلمان بیانی کے ذمے قرض ہو۔ اسے پابندی کہ روکھی روٹی کھا کھا کر اور نالتے کر کے جس طرح ہو سکے۔ جلد قرض ادا کر دالے۔ اور آئندہ یہ بلا کسی اپنے سر نہ لے۔

داخلوں کو پابندی۔ کہ اپنے دخل میں لوگوں کو رسول اللہ کی یہ حدیث سن کر سمجھ لیں کہ وہ قرض کی آفت میں پڑنے سے حتی الامکان باز رہیں۔ اور وہ طریق اختیار نہ کریں۔ جو آنحضرت صلعم کی ایسی سخت ناخوشی کا موجب ہو۔ کہ آپ اس کا جنازہ پڑھنا بھی گوارا نہ فرمائیں۔

۳۱۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا بَدَتْ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَعَلَيْهَا شِابٌ مِرْقَانٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْحَيْضَ لَنْ يَضِلَّ عَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ - (ابوداؤد)

ترجمہ۔ عائشہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے حال میں آئیں کہ باریک کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے منہ ان کی طرف سے پھیر لیا۔ اور فرمایا کہ اسے اسماء عورت جب باغ ہو جائے۔ تو اس کے اور اس کے سوا منہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے اس کے جسم کا اور کوئی حصہ دکھا نہیں ہرنا چاہئے۔ (الرد اوہ)

ف۔ اس حدیث سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ عورتیں اس قدر کپڑا پہنتی ہیں جس سے شرکاف اور انہیں ہوتا یعنی ان میں سے بدن جھلکتا نظر آتا ہے وہ فرمودہ یہ غیر کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ شرکاف اور اہتمام کنا چاہئے یعنی یا تو بہت باریک کپڑا نہیں پہننا چاہئے جس میں سے بدن نظر آئے یا پہننا جائے۔ تو اس کے نیچے پردہ پوشی کے لئے دوسرا کپڑا پہننا چاہئے۔

دوسری بات اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتی ہے کہ عورتوں کا چہرہ اور ہاتھ داخل ستر نہیں ہیں۔ ان کا کھلا رکھنا جائز ہے یعنی یہ اعضا کھلے رکھ کر عورتیں باہر نکلیں۔ تو کچھ گنہ و نہیں رہی وجہ ہے کہ اکثر اسلامی ملکوں میں عورتیں لباس نقل اور کھوکھار باہر نکلتی ہیں۔ لیکن چہرہ کھلا رکھتی ہیں۔ اور ان ملکوں کا کوئی عالم دین ان پر اعتراض نہیں کرتا۔

۳۲۔ عَنِ الْغُبَيْرَةِ بِنِ شُعْبَةَ قَالَتْ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانظُرِي إِلَيْهَا. فَإِنَّهُ آخِرُ مَا أَنْ يُؤَدَّم بَيْنَكُمَا. (ترمذی واحمد)

ترجمہ۔ غبیرہ بنت شعبہ سے روایت ہے کہ ایک عورت سے شادی

کرنی چاہی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس عورت کو دیکھ
بھی لیا ہے؟ میں نے کہا۔ دیکھا تو نہیں۔ فرمایا۔ اسے دیکھ بھی لے۔ اس سے یہ بڑا فائدہ
ہوگا۔ کہ تم میں باہم نہایت موانعت رہے گی۔ (ترمذی و احمد)

ف۔ جو لوگ شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کو ایک دوسرے کی صورت دکھانا
غیرت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ ان کو اس حدیث پر خاص توجہ کرنی چاہئے حضرت رسول
نہ اسے زیادہ حیا و غیرت کا کامی کون ہوگا؟ جب حضور اس کی اجازت دیتے ہیں تو پھر
کسی کو اس پر اقرار ضرور کیا جاتا ہے؟ اور ایسا کون سا کون مسلمان ہے۔ کہ غیرت کے باب میں
اپنے تین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سمجھتا ہے؟

۳۳۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَهْرَأْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحَيْضَ
يَوْمَ الْعِيدِ وَذَوَاتِ الْخُدُوسِ فَيَشْهَدُنَّ جَمَاعَةَ
الْمُسْلِمِينَ وَدَعَوْتَهُمْ وَنَعَزَلُ الْحَيْضَ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ
قَالَتْ إِهْرَأْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَا تَا لَيْسَ هَذَا جِلْبَابًا
قَالَ لَيْلِي مَا صَاحِبَتُهُمَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ (متفق علیہا)

ترجمہ۔ ام عطیہ سے روایت ہے کہ عید کے دن جس یہ حکم دیا گیا کہ ہم سب جوان
عورتوں اور پروردہ بیٹیوں کو باہر لے جائیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے دن جمع
ہونے کا نظارہ دیکھیں۔ اور جو عورتیں مندور ہوں۔ وہ نماز سے علیحدہ رہیں۔ ایک عورت
بولی کہ ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ فرمایا کہ پاس والی ریشم اپنی چادر کا کچھ
اُسے بھی اڈھنے دے۔ (متفق علیہا)

ف۔ اس حدیث میں ام عطیہ نے بیان کیا ہے کہ عید کے روز جناب رسول خدا

کا کیا دستور تھا۔ آپ کا حکم تھا کہ سب عورتیں گھر سے نکلیں۔ اور عید گاہ کو جائیں۔ اور اس حکم کی تعمیل میں اس قدر سخت تاکید تھی کہ نو عمر پرورشین عورتوں کو نکلوا یا جاتا تھا، اور کسی کا نذر نہ رہتا تھا۔ کچھ میرے پاس آؤ، خنے کو دو پتہ نہیں۔ نہ یہ کہ فلاں بی بی نماز کے مضور ہیں۔ ہر ایک کو یا مضور جانا پڑتا تھا، آپ کا مقصد یا ہرے جانے کا یہی نہ تھا۔ کہ عید کی نماز میں شریک ہوں۔ بلکہ زیادہ تر یہ کہ وہ اہل اسلام کے قومی مجمع کا نظارہ دیکھیں اور ان کو معلوم ہو کہ اللہ نے ان کے دین کو کس قدر قوت اور رونق بخشی ہے۔ ایسے مجمعوں کو دیکھنے سے عورتوں اور لڑکیوں کا ایمان پکا ہوگا۔ اور وہ اپنی امت پر فخر محسوس کریں گی۔

۳۴ - عَنْ سُرَّةَ قَتَادَةَ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُلَّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَاتِ انْبَسِطُوا مَرْدُودًا إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَأْسِبٌ عَدُوٌّ لَكَ - (ابن ماجہ)

ترجمہ۔ سرتادہ بن مالک سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں وہ صدقہ بتلا دوں جس کا سب سے بہتر ثواب ہے، تم اپنی اس بیٹی کی مرد کو جو تمہارے پاس واپس بھیج دی گئی ہے۔ اور تمہارے سوا اس کا کوئی کمانے والا نہیں رہا۔ (ابن ماجہ)

ف۔ اس حدیث میں بے کس اور لا وارث بیٹی کو عود دینے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ تمہاری جس بیٹی کو سسرال والوں نے ناپسند کر کے اپنے ہاں سے نکال کر واپس تمہارے پاس بھیج دیا ہے۔ اور اس بے چاری کو کوئی روٹی کپڑا دینے والا نہیں ہے۔ اور اگر اس کے بچے بھی ہوں۔ تو ان کی تعلیم کا کوئی انتظام کرنے والا نہیں

تو اسی لاوارث بیٹی کو مرد دنیا ملنے دے جسے کے صدقے کی فضیلت رکھتا ہے۔ تم اگر کوئی صدقہ دینا چاہتے ہو۔ تو سب سے اول اس بیچارہ کی نصیبت زدہ کی مدد کرو۔ جو تمہارے کیلئے کا کٹرا ہے۔ اور بد قسمتی سے اس نصیبت میں گرفتار ہے۔ تمہاری خیرات کا اس سے زیادہ اور کوئی مستحق نہیں ہے۔

۳۵ - عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُؤْتُوا بِهِ مَا اسْتَحَلَّكُمْ مِنْهُ الْفَرُوجُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: مجتہدین علم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو سب شرطیں ہی پوری کرنی ضروری ہوتی ہیں۔ مگر جن شرطوں کا پورا کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ وہ وہ شرطیں ہیں جن کی رو سے تم عورتوں کے ناموس حلال ٹھہرتے ہو۔ جن میں سے ف۔ جو لوگ نکاح کے وقت یا نکاح کے باب میں گنگو کرتے وقت لڑکی والوں کو بہتر باز دکھا کر اور طرح طرح کے وعدے کر کر ان کو قابو میں لے آتے ہیں۔ اور نکاح کے بعد اپنی سب شرائط کو قبول جاتے ہیں۔ وہ اس حدیث کو پڑھیں۔ اور شرائط نکاح کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور حقوق عباد کی جو حق تھی وہ کرتے رہتے ہیں اس سے بڑھ کر

۳۶ - عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرِهَتْهُ أُمَّهُ مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَالِدَيْهِ وَوَالِدَيْهِ وَوَالِدَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ۔ انس سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی پورا ایمان دار نہیں بن سکتا۔ تاؤ تھیکہ وہ میرے ساتھ اپنے باپ اور اپنے بچوں اور سب آدمیوں سے زیادہ محبت نہ کرے (متفق علیہ)

ف۔ یہ بہت مختصر اور جامع اصول ہے۔ اسلامی ایشیا اور قربانی کا جس پر تمام دین کی بنیاد قائم ہے جناب رسول خدا صلعم بندوں کو پیغام پہنچانے والے ہیں۔ اس لئے جب تک بندہ انہیں اپنے اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلے میں اپنے پیاروں کو کیوں اور کس طرح چھوڑے گا؟ سچا مومن وہی ہے کہ جب اللہ کا رسول اللہ کا حکم لائے۔ تو وہ اسے اپنے محبوب ترین عزیزوں پر فوقیت دے کر بے چون و چرا قبول کرے۔ اور اس کے مقابلے میں اپنی جان اور اپنے کسی پیارے سے پیارے عزیز کی بھی کچھ پروا نہ کرے جو ایسا نہیں کرتا۔ وہ سچا مومن نہیں ہو سکتا۔

۳۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ عَفَرَتْ لَهُ وَكَأَبَائِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا۔ (شرح السنن)

ترجمہ۔ ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے جان لیا کہ میں کتنا ہوں کو بخش دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں اس کو بخش دوں گا چاہے کچھ بھی گناہ ہوں۔ تاؤ تھیکہ اس نے کوئی میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ (شرح السنن)

ف۔ ہر چیز ہم بال بال گنگنا ہیں۔ اور ہمیں اپنے کسی گناہ کو سہی بلکا اور حقیر نہیں
 سمجھنا چاہئے مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارے گناہوں سے سہی بے انتہا زیادہ وسیع
 ہے۔ ہمیں اس کا ہر حالت میں امیدوار رہنا چاہئے۔

۳۸۔ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عِبْدٍ مُّؤْمِنٍ يُخْرِجُ
 مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعًا كَذَانٍ كَانَ مِثْلَ سَائِرِ الذُّبَابِ
 مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُجْرٍ وَجْهَهُ إِلَّا
 حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ۔ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ بول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 کہ کوئی بندہ مومن ایسا نہیں کہ اس کی آنکھوں سے خوف خدا سے آنسو نکلیں خواہ وہ
 اس قدر کم ہوں جتنا کھمی کا سر۔ اور اس میں سے کوئی آنسو بہ کر رخسار پر چلا آئے۔ اور
 اللہ تعالیٰ اُس پر دوزخ کی آگ حرام نہ کرے۔ (ابن ماجہ)

ف۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اگر کسی انسان سے بہت قدر بد بشریت غلطی سے کوئی
 ایسا فعل سرزد ہو جائے جو اللہ کی مرضی کے خلاف ہو۔ اور اس غلطی کے دورہ ہونے پر اس
 گناہ کے خیال سے اس کا دل کانپ اٹھے۔ اور اس کی آنکھیں تر ہو جائیں۔ کہ کونائے
 میں نے یہ ایسا بڑا کام کیوں کیا۔ اور میں خدا کو اب کیا منہ دکھاؤں گا؟ تو اس قسم کے جذبات
 پشیمانی سے جو شخص اپنا دل جلاتے۔ اور آنسو بہانے گا۔ اس کا ایمان گناہ کی گندگی
 سے پاک ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے اُسے دوزخ کی آگ سے محفوظ

کو شرک کی ضرورت نہیں نہیں نے رسول اللہ سے سنا ہے۔ کہ منتر تعویذ اور گندے شرک
ہیں۔ میں نے ان سے کہا۔ تم تو یہ کہتے ہو۔ میری آنکھ مارے درد کے گلی پڑتی تھی۔ اور
میں ملاں یہودی کے پاس جایا کرتی تھی جب وہ منتر پڑھتا۔ درد ختم ہوتا۔ عید اللہ کے کسا
یہ شیطانی عمل ہے شیطان اپنے اتھ سے آنکھ دکھاتا تھا۔ جب منتر پڑھا جاتا تھا۔ تو وہ
اس سے ہٹ جاتا تھا۔ مجھے بس اتنا کناکانی تھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
کرتے تھے۔ کہ اے پروردگار مطلق اس روگ کو دور کر دے۔ اور شفا بخش دے۔ تو
شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ وہ روگ کو جڑ سے کھوڑا تھی ہے

(ابوداؤد)

ف۔ جو لوگ اپنے بچوں کے گلے تعویذ اور گندوں کے ٹاروں سے بھرے
رکتے ہیں۔ وہ اس حدیث کو نہیں۔ اور اس شرک کی ناپاک دلیل سے نکلیں۔ اس حدیث
سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی مشرک کا تعویذ گندے یا منتر سے اتفاقاً ماضی حالہ
بھی ہو جائے تب بھی سچے ایمان کی نشانی یہ ہے کہ مومن اُس سے پرہیز کرے۔ اور
صرف اُن طریقوں سے اپنی تکلیفیں رفع کرنے کی کوشش کرے۔ جو طریقیے اللہ اور اس
کے نزدیک جائز ہیں۔ یعنی دوا اور دماغ

۴۰۔ عَنْ سَرَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِأَيُّسُرُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ
قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ. قَالَ لَعَنَكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَان
خَيْرًا. فَذَرِكُوهُ فَتَقَصَّتْ قَالَ فَذَكُرُوا ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ

لَا تَمَّا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَهْرَبْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ أَهْرَبِ دِينِكُمْ فَخَدُّوا

بِہ - وَإِذَا أَهْرَبْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ سَرَائِحِ دِينِكُمْ فَاتَمَّا أَنَا بَشَرٌ - (مسلم)

ترجمہ۔ مانع بن مندج سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے۔ تو اہل مدینہ اس غرض کے لئے کہ گھوڑے کے ذرخقوں پر پل زیادہ آئیں۔ ایک خاص قسم کی اصلاح کا عمل کر رہے تھے۔ دریافت فرمایا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ بولے کہ ہم اس طرح کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو۔ تو میدان ہے۔ کہ اچھا ہو یہ سن کر لوگ اس عمل سے باز رہے نتیجہ یہ ہوا کہ پل کم آیا۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ لوگوں نے اس کا ذکر آپ سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں انسان ہی تو ہوں۔ میں جب تمہیں کسی امر دینی کا حکم دیا کروں۔ تو اس کی تعمیل ضرور کیا کرو۔ مگر جب میں تمہیں کسی بات کا اپنی رائے سے حکم دوں۔ تو میں بھی آخر انسان ہوں۔ (مسلم)

ف۔ یہ نہایت اہم حدیث ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وضاحت سے فرمایا ہے۔ کہ میری ہر بات کو واجب تعمیل نہ سمجھو۔ واجب تعمیل صرف وہ باتیں ہیں۔ جو ہمارے دینی امور مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ سے تعلق رکھتی ہوں۔ ان کے سوا دوسرے دنیاوی امور میں آپ کی رائے کی تعمیل لازمی نہیں۔ ایسے امور میں آپ کی رائے ایسی ہی ہے جیسی دنیا کے اور لوگوں کی ہوتی ہے *

خبر کا یہ ارشاد آپ کی صداقت اور عظمت کی بڑی بھاری دلیل ہے۔ آپ نے کمال ایمان داری سے فرمایا کہ میں کوئی خدا نہیں ہوں۔ کہ میری رائے خطا سے ختم ہو۔ جو باتیں میں تمہیں خدا کی طرف سے کہتا ہوں صرف ان کی تعمیل تم پر فرض ہے *
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

اس حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انسان ہی ہوں اور میری رائے خطا سے ختم ہوتی ہے۔

طوبی ریسرچ لائبریری
اسلامی اردو، انگلش کتب،
تاریخی، سفر نامے، لغات،
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com